بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مدینۃ المسیح

قادیان - ۳۱ ماہ فتح - سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق ۸ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

چونکہ جلسہ پر تشریف لانیوالے احباب میں سے کافی تعداد ابھی موجود تھی - اس لئے نماز جمعہ مسجد نور میں ہوئی۔ خطبہ جمعہ حضور نے پڑھا اور آخر میں حضور نے اعلان فرمایا کہ کل (دکیم جنوری) سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ کے علاج کے سلسلہ میں حضور لاہور تشریف لے جائیں گے۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو نزلہ کی شکایت ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کیلئے دعا کریں۔

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ پہلے کی نسبت بہتر ہے۔ احباب کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں ——— حضرت نواب محمد علی خانصاحب کی بیماری میں کوئی افاقہ نہیں ہے۔

جلد ۳۲ | ۲ ماہ صلح ۱۳۲۳ ہش | ۵ محرم الحرام ۱۳۶۳ھ | ۲ جنوری ۱۹۴۴ء | نمبر ۲

ذکرِ حبیب علیہ السلام

آپ بیتی

۲۶ دسمبر سالانہ جلسہ پر حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے مندرجہ بالا عنوان سے جو تقریر فرمائی اُس کی پہلی قسط درج ذیل ہے :-

شکر

اللہ تعالیٰ کا شکر اور احسان ہے - کہ باوجود اکثر بیمار رہنے کے آج پھر مجھے یہ توفیق حاصل ہوئی - کہ اس جلسہ میں ذکر حبیب پر تقریر کروں۔ اس کے ساتھ ہی ان احباب اور عزیزوں کا شکریہ ہے - جو عاجز کی صحت کے واسطے دعائیں کرتے رہے - اور بعض نے حکماء اور ڈاکٹروں کے مشورہ سے بعض مفید نسخے اور بیش قیمت ادویہ ارسال کیں - بعض دوستوں نے جن میں لکھنؤ کے مرزا کبیر الدین احمد اور ہمشیرہ رسول بی بی شامل ہیں - میرے واسطے از روئے کمال محبت یہ دعا کی - کہ اُن کی بقیہ عمر مجھے دیدی جائے - حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے - کہ ایسی دعا کی کیا ضرورت ہے - ہمارا خدا قادر ہے کہ جس کی عمر چاہے بڑھا دے - اُس کے خزانوں میں کچھ کمی نہیں - کہ ایک کی عمر بڑھانے کے واسطے دوسرے کی گھٹانی پڑے - یہی جواب میں نے ان محبین کو دیا - مگر بہرحال ان کی ہمدردی اور محبت کا شکر گزار ہوں - اور ان کی درازیٔ عمر اور صحت اور خوشحالی کے واسطے دعا گو ہوں - اللہ تعالیٰ اُن سب کو جزائے خیر دے - اور اپنے انعام و برکات اور فضل اُن کے شامل حال رکھے - آمین ثم آمین

اس جگہ میں اس امر کا بھی ذکر کر دینا مناسب سمجھتا ہوں - کہ جو احباب عاجز پر حسنِ ظن رکھتے ہوئے مجھے دعا کے واسطے لکھتے ہیں - میں اُن کے واسطے ضرور دعا کرتا ہوں - مگر سب کو اطلاع نہیں دے سکتا - کیونکہ اب نظر بھی کمزور ہے - خط کسی سے لکھوانے پڑتے ہیں لہٰذا اگر جواب نہ جائے - تو کوئی یہ نہ سمجھے - کہ میں نے دعا نہیں کی۔

میری صحت کے معاملہ میں یہ ذکر فائدہ سے خالی نہ ہوگا - کہ ایک دن مسجد مبارک میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں یہ عاجز اور چند دوست بیٹھے تھے - اُن دنوں مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم کچھ علیل تھے - ایک دوست نے ذکر کیا - کہ مولوی صاحب بیمار ہیں - حضور نے فرمایا - مولوی صاحب اچھے ہو جائیں گے - مجھے تو مفتی صاحب کی فکر ہے - کہ یہ بہت ہی دُبلے اور کمزور ہیں - میرا یقین اور ایمان ہے - کہ یہ حضور کی فکر ہی تھی - جس نے عاجز کو اتنی لمبی عمر عطا کر دی - کہ میں آج قریباً بہتر (۷۲) سال کی عمر میں آپ کے سامنے یادِ حبیب کو تازہ کر رہا ہوں - مجھے اپنی صحت کی حالت پر کبھی یہ یقین نہ ہوتا تھا - کہ میں اتنی عمر کو پہنچوں گا - بلکہ میں تو ہمیشہ موت کی ہی طیاری کرتا رہا - مگر میری زندگی بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی معجزانہ دعاؤں کی قبولیت کا ایک نمونہ ہے - اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں ہم ایسے نشانات رات دن دیکھتے تھے - قادیان کی سیر ہر طرف سے اُن نشانات کی یاد تازہ کرتی ہے

یہ خاک آج جس پر ہیں جمع اہل آراد
یہاں ہو چکے کرشمے ہیں کیا کیا آشکارا
اس باغ میں بہاریں جو جو گذر چکی ہیں
آنکھوں کے روبرو ہے گویا سماں وہ سارا

تمہید

جب ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ کیطرف سے مجھے ارشاد ہوا - کہ میں جلسہ پر ذکرِ حبیب پر تقریر کروں - تو دعا اور غور کے بعد یہ امر میرے خیال میں آیا - کہ میں اس سال اُن نشانات اور واقعات کا تذکرہ کروں - جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت میں خود میرے نفس پر وارد ہوئے۔

پہلے زمانہ میں کہانیاں سنانے والے کہا کرتے تھے - کہ ہم جگ بیتی سنائیں یا تن بیتی۔ اگرچہ اکثر کہانیاں جگ بیتی پر ہی مشتمل ہوتی ہیں - مگر فرمائش عموماً تن بیتیوں کی ہی ہوتی ہے - سو اس سال میں بھی چند تن بیتیاں بیان کرتا ہوں - اور دعا کرتا ہوں - کہ وہ سامعین و قارئین کے واسطے موجب رحمت و برکت ہوں۔

مرزا صاحب کا مرید بننے سے کیا فائدہ ہوا

(۱) مجھے ایک دفعہ اپنے بعض معزز دوستوں کی مجلس میں ایک پیر صاحب سے ملنے کا اتفاق ہُوا - جو پرانے زمانہ کے ایک صوفی تھے - مجلس میں سے ایک صاحب نے اُن سے (میری طرف اشارہ کرتے ہوئے) کہا - کہ یہ ہمارے مفتی صاحب قادیان کے میرزا صاحب کے مرید ہیں - پیر صاحب نے مجھ سے پوچھا - مفتی صاحب آپ نے میرزا صاحب کا مرید ہو کر کیا فائدہ حاصل کیا - میں نے پیر صاحب سے عرض کیا - فوائد کے لحاظ سے ہر شخص کا نقطۂ نگاہ الگ ہوتا ہے - ممکن ہے - کہ جو امور میرے لئے یعنی میرے خیال میں فوائد میں داخل ہیں - وہ آپ کے نزدیک فوائد نہ ہوں - اس لئے آپ ہی بتائیں - کہ کسی برگزیدۂ خدا کے ساتھ تعلق پیدا کرنے اور اُن کی ارادتمندی حاصل کرنے سے کیا فوائد ملتے ہیں - پھر میں آپ کو سچائی سے بتلا دوں گا - کہ آیا وہ فوائد مجھے حاصل ہوئے یا نہیں - پیر صاحب نے فرمایا - جب کوئی مرید اپنے مرشد کامل کی ہدایات کے مطابق چلّہ کشی اور وظیفہ خوانی کرے تو ضروری ہے - کہ دو باتیں اُسکو حاصل ہو جائیں - اوّل یہ کہ اسکو سچی خوابیں آنے لگیں - دوم یہ کہ دنیا کی محبت سے اُسکا دل ٹھنڈا ہو جائے - میں نے عرض کیا - دنیا کی محبت کے لحاظ سے یہ اصحاب جو یہاں بیٹھے ہیں اور اُن میں سے بعض آپکے مرید بھی ہیں - میرے حالات سے واقف ہیں - آپ ان سے پوچھ سکتے ہیں - میرے یہ کہنے پر وہ لوگ جو میرے ساتھ ملکر بعض دفتروں میں کام کر چکے تھے - خود ہی بول اُٹھے کہ بیشک مفتی صاحب دنیا سے کچھ محبت نہیں رکھتے - ان کی محبت تو سب دین سے ہے - اور ہم اس امر کا مشاہدہ کرتے رہے ہیں - میں نے کہا کہ دوسرا امر رویاء صادقہ کا بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے مجھکو ایسا عطا ہوا ہے -

بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا

ایڈیٹر :- غلام نبی

کہ میری بہت سی خوابیں سچی ہوتی ہیں۔سو یہ دونوں مقصد جو بقول آپ کے ایک راست باز بزرگ کے ساتھ ارادت رکھنے سے حاصل ہوسکتے ہیں مجھے حاصل ہیں۔ بغیر اس کے کہ میں نے کوئی چلہ کشی یا وظیفہ خوانی کی ہو۔ صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ اخلاص و محبت کا تعلق پیدا کرنے سے یہ دونوں باتیں مجھ کو حاصل ہوگئی ہیں۔ اور یہ حضرت مرزا صاحب کی صداقت کا ایک نشان ہے۔ کہ ان کی ارادت میں ایک مومن اس درجہ پر پہنچ سکتا ہے۔

رویائے صادقہ

رویائے صادقہ کا ذکر آیا ہے۔ تو میں اپنا ایک خواب بطور نمونہ بیان کرتا ہوں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا ایک ثبوت ہے۔ مجھے ایک شب خواب میں ایک لفافہ دکھایا گیا۔ جس پر یہ ایڈریس لکھا تھا۔ محمد نظام الدین مسجد قطب شاہی آصفہ آباد۔ صبح اٹھ کر میں نے بعض دوستوں سے اس کا ذکر کیا۔ تو ان کے مشورہ سے اس پتہ پر ایک کارڈ لکھا گیا۔ مگر اس کارڈ میں صرف یہی لکھا گیا۔ کہ جب آپ کو یہ خط ملے تو اطلاع دیں۔ پھر آپ کو مفصل لکھا جائے گا۔ کہ ہم نے کیوں یہ خط لکھا۔ دو تین دن کے بعد بعض دوستوں نے مشورہ دیا۔ کہ خط کے اندر خواب کا ذکر بھی کرنا چاہیئے تھا۔ پھر ایک لفافہ لکھ کر اسی پتہ پر بھیجا گیا۔ آٹھ دس یوم گزر گئے۔ اور کوئی جواب نہ آیا۔ تب میں نے یہ خواب الحکم اخبار میں چھپوا دیا۔ کہ ممکن ہے کوئی دوست پڑھے اور اسے معلوم ہو کہ یہ شہر کہاں ہے۔ اور آدمی کون ہے۔ اخبار میں اشاعت پر بھی کئی روز گزر گئے۔ مگر کہیں سے کچھ پتہ نہ آیا۔ اور جو لفافہ ہم نے بھیجا تھا۔ وہ پھر پھرا کر واپس آگیا۔ کہ اس نام اور مقام کا پتہ نہیں۔ تب ہم مایوس ہوگئے۔ لیکن لفافہ کے واپس آنے کے تین چار یوم بعد ایک خط حیدر آباد دکن سے آیا جس کا لکھنے والا محمد نظام الدین تھا۔ اس نے ہمارا بہت شکریہ ادا کیا۔ کہ آپ کا کارڈ پہنچا۔ مگر چونکہ کارڈ پر کسی شہر کا نام نہ تھا صرف محلہ کا نام تھا۔ اس واسطے ڈاک والے اس کارڈ کو مختلف شہروں میں بھیجتے رہے اور بالآخر کسی نے لکھ دیا۔ کہ حیدر آباد دکن میں تلاش کیا جائے۔ آصف آباد اس بلدہ کے ایک محلہ کا نام ہے۔ اور اس میں ایک مسجد قطب شاہی نام ہے۔ میں بھی آپکو خط لکھنا چاہتا تھا۔ مگر میں جانتا نہ تھا۔ کہ قادیان کہاں ہے۔ اور کس پتہ سے خط وہاں پہنچ سکیگا۔ آپ کا کارڈ ملنے سے مجھ کو راہبری حاصل ہوئی۔ میں خط اس واسطے لکھنا چاہتا تھا۔ کہ مجھے ایک رات خواب دکھلایا گیا۔ (یہ رات اسی تاریخ کی تھی کہ جس تاریخ مجھے قادیان میں لفافہ دکھلایا گیا۔ میں یہاں لفافہ دیکھ رہا تھا۔ اور محمد نظام الدین صاحب حیدر آباد میں ایک خواب دیکھ رہے تھے۔ اور میں اتفاق سے اس شب مسجد قطب شاہی میں سویا ہوا تھا اور میں نے رویا میں دیکھا۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دربار لگا ہوا ہے۔ تمام انبیاء حاضر ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اس دربار کے صدر ہیں۔ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کرسی کے پاس کھڑا ہے۔ میرے دل میں ڈالا گیا۔ کہ یہ شخص میرزا غلام احمد قادیانی ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آپ نے میرزا صاحب کو ایک بازو سے پکڑا اور سب حاضرین کو مخاطب کرکے فرمایا۔ کہ آج سے تیرہ سو سال پہلے جو میرا وجود تھا۔ اب اس زمانہ میں وہ یہی ہے اب جو اس کو مانے گا۔ میں اس کی شفاعت کرونگا۔ اور جو اس کا انکار کرے گا۔ میں اسکی شفاعت نہ کروں گا۔ یہ خواب دیکھنے کے بعد میں میرزا صاحب کی بیعت کرنا چاہتا تھا۔ مگر معلوم نہ تھا۔ کہ کس پتہ پر خط لکھوں۔ اب آپکی خدمت میں التماس ہے۔ کہ آپ میری بیعت کی درخواست پیش کردیں۔ میں ایک غریب آدمی ہوں۔ بچوں کو پڑھاتا ہوں۔ تھوڑی سی تنخواہ ہے۔ جب مجھے مقدرت ہوگی۔ میں خود قادیان پہنچونگا۔ چنانچہ اس خط کے چھ ماہ بعد صاحب خود بھی آگئے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کرکے چلے گئے۔ جب محمد نظام الدین صاحب پہلی دفعہ مسجد مبارک میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوئے تو میں وہاں موجود نہیں تھا۔ حضور نے کسی سے فرمایا جاؤ مفتی صاحب کو بلا لاؤ۔ کہ ان کی خواب والا آدمی آگیا ہے۔

حضور کی توجہ سے کتاب مل گئی

۱۹۰۲ء یا اس کے قریب کا واقعہ ہے۔ کہ میں نے لاہور کی پبلک لائبریری میں ایک تاریخی کتاب کا مطالعہ کرتے ہوئے اس میں یہ پڑھا۔ کہ جزیرہ سسلی میں ایک پرانا گرجا ہے۔ جو یوز آصف کا گرجا کہلاتا ہے۔ عیسائیوں میں یہ رسم ہے۔ کہ اپنے معبدوں کے نام کسی نبی یا ولی کے نام پر رکھا کرتے ہیں۔ مثلاً مریم کا گرجا۔ یسوع کا گرجا تھوما کا گرجا اس کتاب کو دیکھنے کے بعد جب میں قادیان آیا۔ تو میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں اس امر کا ذکر کیا۔ حضور نے فرمایا کہ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ یوز آصف عیسائیوں کے درمیان کسی بڑے بزرگ ولی یا نبی کا نام ہے۔ مگر عیسائی تاریخ میں کسی اور یوز آصف کا پتہ نہیں ملتا۔ دراصل یہ نام حضرت عیسیٰ ہی کا ہے۔ لفظ یسوع یوز میں تبدیل ہوا۔ اور آصف کے معنی ہیں جمع کرنے والا۔ کیونکہ مسیح ناصری کہا کرتے تھے کہ میں بنی اسرائیل کی پراگندہ بھیڑوں کو جمع کرنے آیا ہوں۔ اس واسطے ان کا یہ نام ہو گیا۔ اور یہ امر ہماری تائید میں ہے۔

اس گفتگو کے کچھ دن بعد جبکہ میں کسی ضروری کام کے واسطے قادیان سے لاہور جارہا تھا۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجھے فرمایا۔ کہ مفتی صاحب آپ وہ کتاب بھی لاہور سے لے آئیں۔ جس میں آپ نے یوز آصف کے گرجا کا ذکر پڑھا تھا۔ میں نے کہا بہت اچھا۔ لیکن اتفاق ایسا ہوا۔ کہ جب میں لاہور پہنچا۔ تو میں نے خیال کیا۔ کہ اس کتاب کا نام اور مصنف کا نام میں بھول چکا تھا۔ پھر بھی میں لائبریری میں گیا۔ اور دن بھر اس کتاب کی تلاش کرتا رہا۔ اور لائبریرین سے بھی دریافت کیا مگر کچھ پتہ نہ چلا۔ اور بالآخر مایوس ہو کر واپس آگیا۔ اور حضرت صاحب کی خدمت میں عرض کردیا۔ کہ افسوس وہ کتاب نہیں ملی کیونکہ میں اس کا نام بھول گیا ہوں۔ اور نام بتلانے کے بغیر اسکا ملنا ممکن نہیں۔

چند روز کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مجھے بلایا۔ اور فرمایا کہ آپ لاہور جاکر وہ کتاب تلاش کر لائیں۔ میں نے عرض کی کہ حضور میں آگے بہت تلاش کر چکا ہوں وہ نہیں ملی۔ اب جانے اور تلاش کرنے سے کیا فائدہ ہوگا حضور نے فرمایا۔ کہ اس وقت تو آپ کسی اور کام کے لئے گئے تھے۔ اب آپ صرف اسی نیت سے جائیں۔ کہ وہ کتاب لے آئیں انشاء اللہ مل جائیگی۔ حضور کا یہ حکم پاکر میں لاہور چلا گیا اور رات شیخ رحمت اللہ صاحب مرحوم کے مکان پر ٹھہرا۔ لائبریری ان کے مکان کے قریب ہی تھی۔ صبح سویرے میں لائبریری میں گیا۔ پنجاب پبلک لائبریری کے گرد ایک اونچا سا چبوترہ ہے۔ جس پہ ایک چھوٹا سا باغیچہ لگا ہوا ہے وہاں اس وقت نلکے سے پانی نکل رہا تھا۔ میرے دل میں خیال آیا۔ کہ اندر جاکر بھی ٹکریں ہی مارنی ہیں۔ کیونکہ کتاب کا نام تو یاد نہیں۔ یہاں وضو کرکے خدا کے آگے ہی ٹکریں ماریں۔ چنانچہ میں نے وضو کیا۔ اور ایک روش پر کھڑے ہو کر دو رکعت نماز شروع کی۔ اور اللہ تعالےٰ کے حضور میں دعا کی۔ کہ اے خدا یہ مسیح موعود کا کام ہے۔ اس میں میری کوئی اپنی نفسانی غرض نہیں۔ اور تو علیم و خبیر ہے۔ تو اپنے فضل سے ایسا سبب بنا۔ کہ یہ کتاب مجھے بغیر تکلیف اور وقت کے مل جائے۔ اس طرح دعا کرتے ہوئے دو نفل پورے کرکے میں لائبریری کے اندر گیا۔ اس وقت لائبریری میں داخل ہوتے ہوئے پہلا کمرہ لائبریرین کا ہوتا تھا۔ اتفاق سے لائبریرین وہاں موجود نہ تھا میں اس کی میز کے پاس جاکر کھڑا ہوگیا۔ اس خیال سے کہ وہ آئے۔ تو میں اس سے مشورہ کروں۔ اور اس کی میز پر جو کتابیں رکھی ہوئی تھیں۔ ان میں سے ایک کتاب میں نے اٹھائی اور اس کو کھولا۔ تو یہ وہی مطلوبہ کتاب تھی۔ اور وہی اس کا صفحہ تھا۔ جس میں یوز آصف کے گرجا کا ذکر تھا۔ میں نے خدا کا شکر کیا۔ اتنے میں لائبریرین بھی آگیا۔ اور میں نے اسے وہ کتاب دکھائی۔ اور کہا یہ میں لے جانا چاہتا ہوں۔ (اس وقت میں لائبریری کا ممبر تھا۔ اور ممبروں کو کتابیں باہر لے جانے کی اجازت ہوا کرتی تھی۔) لائبریرین ہنسا اور اس نے کہا یہ کتاب باہر گئی ہوئی تھی۔ اور ابھی ایک شخص واپس دے گیا ہے اگر آپ پانچ منٹ پہلے آتے۔ تو اس وقت

یہ کتاب یہاں نہ تھی۔ اور آپ اس کی تلاش میں اندر چلے جاتے۔ اگر آپ پانچ منٹ بعد میں آتے۔ تو میں اس کو اپنی جگہ پر رکھ چکا ہوتا۔ اور پھر بھی آپ کو نہ ملتی۔ آپ ٹھیک ایسے وقت میں آگئے۔ جبکہ کتاب ابھی میز پر موجود ہے۔ سو میں وہ کتاب لے آیا۔ اور حضرت صاحب کی خدمت میں پیش کر دی۔ اور حضور نے اس کا حوالہ اپنی کتاب میں درج کیا فالحمد للہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیار

سنہ ۱۹۰۱ء یا اس کے قریب میں ایک دفعہ ایسا بیمار ہوا۔ کہ میری والدہ صاحبہ (جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کر چکی تھیں) میری بیماری کی خبر سنکر بھیرہ سے آئیں۔ اور میرے واسطے دعا کرانے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں جایا کرتی تھیں۔ ایک دن میری والدہ صاحبہ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں جو بہت الحاح اور اصرار کے ساتھ بار بار دعا کے لئے عرض کیا تو فرمایا "کہ صادق آپ کا بیٹا ہے۔ اور آپکو بہت پیارا ہے۔ لیکن میرا دعوٰے ہے۔ کہ جتنا وہ آپ کو پیارا ہے۔ اس سے بھی زیادہ صادق مجھے پیارا ہے"

دعا سے شفاء

اسی بیماری کے دوران میں ایک دن مجھے ایسا ضعف ہوا اور گھبراہٹ ہوئی۔ کہ میری بیوی مرحومہ (امام بی بی) نے سمجھا۔ کہ اب میرا آخری وقت ہے۔ وہ روتی چیختی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ (ان دنوں حضور نے اپنے رہائشی مکان کے ایک حصہ میں مجھے رہنے کی جگہ دی ہوئی تھی۔ اور میں اپنی بیوی بچوں کے ساتھ وہیں مقیم تھا۔ اور تعلیم الاسلام ہائی سکول کا ہیڈ ماسٹر تھا) حضور جس کام میں مصروف تھے۔ اس کو فوراً چھوڑ دیا۔ اور تھوڑی سی مشک میری بیوی کو دی۔ کہ یہ مفتی صاحب کو کھلاؤ اور میں دعا کرتا ہوں انشاء اللہ آرام ہو جائے گا۔ اور اسی وقت وضو کر کے نماز میں کھڑے ہو گئے مشک کے کھانے سے میری طبیعت سنبھل گئی۔ اور حضور نے ابھی نماز کے دو نفل ختم نہ کئے ہونگے۔ کہ میری حالت رو بصحت ہو گئی اور آہستہ آہستہ بالکل آرام ہو گیا فالحمد للہ ثم الحمد للہ

عملی نمونہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی تعلیم کے ساتھ ساتھ اپنی عملی زندگی کے ذریعہ سے بھی جماعت کی تربیت کرتے رہتے تھے۔ اور جو طریق اخلاق آپ دوسروں کو اختیار کرانا چاہتے تھے۔ خود اپنے عمل سے اس کا نمونہ قائم کرتے تھے۔ گویا انگریزی ضرب المثل Example better than precept کی تصدیق کرتے تھے۔ جس کے معنے ہیں۔ مسائل کی بحث سے بہتر یہ ہے۔ کہ عملی نمونہ دکھایا جائے۔ اس کے متعلق مثال کے طور پر میں چند آپ بیتیاں بیان کرتا ہوں۔

میرے واسطے خود کھانا لائے

ایک دفعہ میں لاہور سے چند روز کی رخصت پر آیا ہوا تھا مسجد مبارک میں حضرت صاحب کے حضور بیٹھا تھا۔ کہ دوپہر کے کھانے کا وقت ہو گیا۔ حضور نے فرمایا آپ بیٹھیں میں اندر جا کر آپ کے واسطے کھانے کا انتظام کرتا ہوں۔ میں نے خیال کیا۔ کہ حضور کسی خادمہ کے ہاتھ میرے واسطے کھانا بھیج دینگے۔ میں کھڑکی کے پاس بیٹھا رہا چند منٹ کے بعد کھڑکی کھلی تو میں کیا دیکھتا ہوں۔ کہ حضور خود اپنے دست مبارک پر سینی اٹھائے ہوئے لائے ہیں۔ جس پر روٹی اور سالن رکھا تھا۔ فرمایا آپ کھائیے میں پانی لاتا ہوں۔ میں نے سینی لے لی۔ اور حضور کی اس مہربانی کو دیکھ کر بے اختیار میرے آنسو نکل آئے۔ اور میں نے سوچا۔ کہ یہ اس واسطے ہوا۔ کہ حضور ہمیں تعلیم دیتے ہیں۔ کہ جب میں تمہارا امام اور مقتدا ہو کر تمہاری اس طرح خدمت کرتا ہوں۔ تو تمہیں آپس میں ایک دوسرے کی کتنی خدمت کرنی چاہیئے۔

سفر خرچ میں امداد

(۲) جب میں لاہور میں ملازم تھا۔ اور رخصت کے ایام میں یا رخصت لے کر قادیان آتا رہتا تھا تو عموماً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عادت تھی۔ کہ مجھے رخصت کرنے کے وقت دو روپے برائے سفر خرچ دیا کرتے تھے۔ بعض دفعہ میں اصرار کیا کرتا۔ کہ حضور تکلیف نہ کریں۔ میرے پاس سفر خرچ کے واسطے کافی رقم ہے۔ تو حضور فرمایا کرتے کہ آپ کے سفر دینی خدمت کے لئے ہیں اس میں ہم بھی ثواب میں شامل ہونا چاہتے ہیں

مسافر کی مشایعت

(۳) یہ بھی حضور کی عادت تھی۔ کہ جب کوئی دوست رخصت ہونے لگتا۔ تو حضور اس کے ساتھ تھوڑی دور تک جا کر رخصت کرتے۔ بعض دفعہ اس موڑ تک چلے جاتے جہاں قادیان کی چھوٹی سڑک ختم ہو کر بٹالہ سے دریا تک جانے والی سڑک سے ملتی ہے ایسا ہی جب میں باہر سے آیا ہوا ہوتا۔ تو جب میں رخصت ہوتا۔ تو تھوڑی دور تک میرے ساتھ جاتے۔ یا کم از کم اکّے پر سوار کراتے۔ اور کچھ کھانا بھی میرے ساتھ رکھوا دیتے

اپنی پگڑی پھاڑ کر رومال بنا دیا

(۴) ایک دفعہ کا ذکر ہے۔ کہ میں اور میری والدہ صاحبہ مرحومہ یہاں آئی ہوئی تھیں۔ جب ہم رخصت ہونے لگے۔ تو اس دن یہ انتظام تھا۔ کہ یکہ احمدیہ چوک میں کھڑا تھا۔ اور وہیں سے ہم نے سوار ہونا تھا۔ حضور حسب معمول تشریف لائے۔ اور اسی وقت لنگر کا ایک خادم کچھ روٹیاں اور سالن لے کر آگیا۔ حضور نے دیکھ کر فرمایا۔ کہ کسی کپڑے میں باندھ کر لانا چاہیئے تھا چونکہ اس وقت میرے پاس بھی کوئی کپڑا نہ تھا۔ اور خادم بھی کوئی کپڑا نہ لایا۔ اور جانے کا وقت تھا۔ تو حضور نے اپنے عمامہ سے ایک کپڑا پھاڑ کر اس میں روٹیاں اور سالن اپنے ہاتھ سے باندھ کر مجھے عنایت فرمایا

اپنے ہاتھ سے دوائی بنا کر دی

(۵) ایک بیماری میں مجھے ہلکا سا بخار رہتا تھا۔ حضرت خلیفۃ اول رضی اللہ عنہ نے کئی علاج کئے۔ جن سے کچھ افاقہ ہو جاتا تھا۔ مگر پورا آرام نہ ہوتا تھا۔ ایک دن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہم آپ کو ایک گولی بنا کر بھیجوں گا۔ آپ وہ کھائیں انشاء اللہ آرام ہو جائے گا۔ سو حضرت صاحب کئی روز تک روزانہ ایک گولی بنا کر بھیجتے رہے۔ جو کہ بیر کے برابر ہوتی تھی۔ اور مجھے خادم سے معلوم ہوا۔ کہ حضور اس گولی کے اجزا روزانہ تازہ باہر سے اور بازار سے منگوا کر اپنے ہاتھ سے گولی بنا کر بھیجتے تھے اس واسطے چوتھے پانچویں دن میں نے حضور کی خدمت میں درخواست کی کہ حضور کو ہر روز دوائی بنانے میں تکلیف ہوتی ہے۔ حضور مجھے نسخہ بتلا دیں۔ تو میں خود بنائی کروں۔ مگر حضور نے فرمایا۔ مجھے کچھ تکلیف نہیں۔ آپ اسی طرح کھاتے رہیں۔ چنانچہ روزانہ وہ گولی آتی رہی۔ اور میں کھاتا رہا۔ اور اس سے مجھے بہت آرام ہوا۔ اور پھر میری درخواست پر حضور نے مجھے نسخہ لکھ بھیجا۔ اس کے بعد وہ نسخہ حضرت خلیفۃ اول رضی اللہ عنہ کے مطب میں تیار ہو کر استعمال ہونے لگا۔ اور اس کا نام حبّ جدید رکھا گیا۔ اس نسخہ میں:

برگ بھنگ	برگ دھتورہ	کافور	کونین
رتی	رتی	رتی	رتی

زنجبیل	زلیسی	افیون	مکو	رست گلو
رتی	رتی	نصف رتی	رتی	رتی

شامل تھے

وضو کیواسطے پانی لا دیا

(۶) ایک دفعہ جبکہ میں لاہور سے قادیان آیا ہوا تھا۔ اور مجھے وضو کے واسطے پانی کی ضرورت ہوئی۔ میں ایک مٹی کا لوٹا ہاتھ میں لئے اُس دروازے کے اندر کھڑا ہوا تھا جس سے مسجد مبارک میں سے حضور کے اندرون خانہ راستہ جاتا ہے۔ اور میں اس انتظار میں تھا کہ کوئی خادمہ سامنے آئے یا ادھر سے گذرے تو میں اُسے کہوں۔ کہ میرے واسطے اندر سے پانی لا دے۔ اتنے میں حضور خود اندر سے تشریف لائے۔ اور مسجد کی طرف جا رہے تھے۔ مجھے دیکھ کر فرمایا۔ کہ آپکو پانی چاہیئے؟ میں نے عرض کیا ہاں حضور۔ فرمایا۔ لوٹا مجھے دیجئے۔ میں لا دیتا ہوں۔ اور میرے ہاتھ سے لوٹا لے کر خود اندر سے پانی ڈال کر میرے واسطے لے آئے۔ یہ تھا آپ کا عملی حسن اخلاق۔

بیمار پُرسی

(۷) سنہ ۱۸۹۵ء یا اس کے قریب کا واقعہ ہے۔ جبکہ میں لاہور دفتر اکونٹنٹ جنرل میں ملازم تھا۔ اور لاہور کے محلہ ستھاں میں مقیم تھا۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک مقدمہ میں شہادت کے واسطے ملتان تشریف لے گئے۔ اور واپسی پر لاہور میں ایک دو روز قیام فرمایا۔ یہ عاجز اُن دنوں بیمار تھا۔ اور صاحب فراش تھا۔ چلنے کی طاقت نہ تھی۔

اس واسطے حضور کی خدمت میں حاضر نہ ہو سکا۔ حضور منشی تاج الدین صاحب مرحوم کے چوبارے میں مقیم تھے۔ جو ڈپی بازار میں سنہری مسجد کے سامنے تھا۔ حضور نے حاضرین مجلس سے دریافت کیا۔ کہ کیا سبب ہے۔ مفتی صاحب ہم سے ملنے نہیں آئے۔ شیخ عبداللہ صاحب ڈاکٹر نومسلم نے عرض کیا۔ کہ وہ بیمار ہیں۔ آ نہیں سکتے۔ فرمایا۔ وہ نہیں آ سکتے۔ تو ہمیں اُن کے پاس جانا چاہیئے۔ چنانچہ حضور میرے مکان پر تشریف لائے۔ حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب (خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ) اور حضرت صاحبزادہ میرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب (خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ) اور چند اور خدام حضور کے ساتھ تھے۔ ایک گھنٹہ کے قریب میرے پاس بیٹھے رہے۔ آپ نے پینے کے واسطے پانی مانگا۔ جو اندرون خانہ سے میری مرحوم بیوی امام بی بی نے پیش خدمت کیا۔ جب حضور پی چکے۔ تو میں نے ہاتھ بڑھایا۔ کہ باقی پانی بطور تبرک میں پی لوں۔ حضور نے فرمایا۔ "آپ پئیں گے۔ تو میں دم کر دیتا ہوں" حضور نے کچھ پڑھکر اُس پانی میں دم کر دیا۔ پھر مجھے پینے کو دیا۔ جاتے وقت مجھے فرمایا "آپ بیمار ہیں۔ بیمار کی دعا قبول ہوتی ہے۔ آپ ہمارے سلسلہ کی کامیابی کے واسطے دعا کریں"

حضرت صاحب مجھ سے رخصت ہو کر سیڑھیوں سے اُترنے لگے۔ تو حضرت اُستاذی المکرم مولوی نورالدین صاحب ایک منٹ کے لئے ٹھہر گئے۔ میں نے اُن سے دعا کے واسطے عرض کیا۔ تو انہوں نے فرمایا کہ "حضرت صاحب تو اپنے لئے بھی دعا کے واسطے آپ کو فرما گئے ہیں۔ تو آپ مجھے کیا کہتے ہیں"

اعلان نکاح

۳۱ دسمبر — عصر کی نماز کے بعد مسجد مبارک میں حضرت مولوی محمد سرور شاہ صاحب نے عبدالستار صاحب قمر آجانوی کا نکاح حسن محمد صاحب محلہ دارالرحمت کی لڑکی امۃ الحفیظ صاحبہ سے پانصد روپیہ مہر پر پڑھایا۔ احباب دعا کریں۔ کہ خدا تعالیٰ مبارک کرے۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں جلسہ کے موقع پر

غیر ممالک اور میدانِ جنگ سے مخلصین کا اظہارِ اخلاص

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں ہندوستان کے علاوہ دنیا کے دور دراز ملکوں سے جو پیغام بذریعہ تار موصول ہوئے۔ وہ درج ذیل کئے جاتے ہیں۔ ان سے معلوم ہو سکتا ہے کہ جب جلسہ سالانہ کے دن آتے ہیں۔ تو مخلصین جماعت کے قلوب میں خواہ وہ دنیا کے کتنے ہی بعید گوشہ میں ہوں۔ اور کیسے ہی حالات میں زندگی بسر کر رہے ہوں۔ ایک ہلچل سی مچ جاتی ہے۔ اور اس موقعہ پر قادیان دارالامان میں نہ پہنچ سکنے کی وجہ سے وہ بے تاب ہو جاتے ہیں۔ آخر جب مجبوری اور لاچاری کو انتہا تک پہنچا ہُوا پاتے ہیں۔ اور دیکھتے ہیں۔ کہ دیارِ محبوب میں پہنچنے اور اپنے پیارے امام سے ملاقات کا شرف حاصل کرنے کی کوئی صورت ممکن نہیں۔ اور حضور کی خدمت میں اپنا نام اور اپنی عرضداشت پہنچانے کا ایک ہی ذریعہ ہے۔ اور وہ تار ہے۔ تو مضطر ہو کر اسی سے کام لیتے ہیں۔ ذیل میں ان احباب کے تار درج کئے جاتے ہیں۔ جنہیں غیر ممالک سے اور میدانِ جنگ سے اس موقعہ پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں تار بھیجکر اپنے مخلصانہ جذبات کے اظہار کا موقعہ میسر آیا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے وہ تار جو دورانِ جلسہ میں پہنچے۔ جلسہ میں پڑھ کر سُنائے۔ اور تمام مجمع کو اُن کے لئے دعا کرنے کا ارشاد فرمایا۔ اب اخبار کے ذریعہ بھی تحریک کی جاتی ہے۔ کہ احباب جماعت ان سب اصحاب کے لئے دعا کریں۔ کہ خدا تعالےٰ آئندہ اُنہیں جلسہ میں شریک ہونے کا موقعہ عطا کرے۔ اور اپنے برکات سے مستفیض فرمائے:۔

(۱)

سمندر پار (یہ تار ۲۴ر دسمبر کو دیا گیا جو ۲۸ر دسمبر کو پہنچا) بحضور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ۔

جماعت احمدیہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر مبارکباد عرض کرتی ہوئی درخواستِ دعا کرتی ہے۔

(۲)

شکاگو ۲۳ر دسمبر (یہ تار ۲۹ر دسمبر کو موصول ہُوا) مولوی مطیع الرحمٰن صاحب بنگالی ایم۔اے مبلغ جماعت احمدیہ نے لکھا۔

بحضور حضرت امیر المومنین

امریکہ کے احمدی حضور کی خدمت میں نہایت مؤدبانہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ عرض کرتے اور مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ حضور کو لمبی عمر عطا فرمائے۔ حضور امریکہ میں احمدیت کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(۳)

نیروبی ۲۰ر دسمبر (یہ تار ۲۳ر دسمبر کو موصول ہُوا)

بحضور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

جناب عارف صاحب نے لکھا۔

جلسہ سالانہ کے مبارک اجتماع کے موقعہ پر اپنی طرف سے اور جماعت کی طرف سے درخواست دعا پیش خدمت ہے۔

(۴)

نیروبی ۲۳ر دسمبر (یہ تار ۲۷ر دسمبر کو موصول ہُوا۔ جناب سید محمود اللہ شاہ صاحب بی۔اے۔بی۔ٹی نے لکھا۔

نیروبی کے احمدی حضور کی خدمت میں اور سالانہ جلسہ کے مقدس اجتماع کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ عرض کرتے ہیں۔ اور دعا کی درخواست پیش کرتے ہیں۔

(۵)

فلیٹی ۲۷ر دسمبر (یہ تار ۲۸ر دسمبر کو موصول ہُوا)

بحضور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

جناب عبدالعزیز اور شیخ محمد صاحب نے لکھا۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اور درخواست دعا پیش حضور ہے۔

(۶)

شیلانگ ایریا ۲۶ر دسمبر (یہ تار ۲۸ر دسمبر کو موصول ہُوا) جناب محمد یعقوب صاحب نے لکھا

بحضور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ

جلسہ سالانہ میں شریک ہونیوالے تمام اصحاب کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ اور درخواست دعا عرض ہے۔

(۷)

۲-۵-۳- ۲۳ر دسمبر (یہ تار ۲۴ر دسمبر کو موصول ہُوا)

لیفٹیننٹ ڈاکٹر سراج الحق صاحب نے لکھا

حضور کی خدمت اقدس میں نیز جلسہ میں شریک ہونے والے احباب کی خدمت میں السلام علیکم ورحمۃ اللہ عرض ہے۔

(۸)

کلمبو (سیلون) ۲۷ر دسمبر (یہ تار ۲۸ر کو موصول ہُوا) جناب محمد صاحب نے لکھا۔

بحضور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جماعت احمدیہ سیلون حضور کی صحت و عافیت کے لئے دعا کرتی ہے۔

جماعت احمدیہ پٹی کا چھٹا تبلیغی جلسہ

جناب مولوی محمد سلیم صاحب فاضل، جناب ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم اور گیانی واحد حسین صاحب بروز اتوار مورخہ ۲/۱۴ جماعت احمدیہ پٹی کے جلسہ کے لئے جا رہے ہیں۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ)

دعائے مغفرت

(۱) ۲۱-۲۲ دسمبر ۱۹۴۳ء کی درمیانی رات میرے والد ڈاکٹر صوبیدار میجر محمد صدیق صاحب احمدی سنوری کا بمقام ہوشیارپور انتقال ہوگیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب جماعت سے مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کی درخواست ہے۔ امتیاز احمد از سنور۔

(۲) خاکسار کے والد شیخ مولا بخش صاحب ۲۶ دسمبر کی رات کو رضائے الٰہی سے فوت ہوگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ والد صاحب موصوف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی تھے۔ عربی اور فارسی کے ماہر اور عالم باعمل تھے۔ لوگوں کو راہِ حق بتلانے میں نڈر تھے۔ ہم سب کو انہوں نے ہی راہِ ہدایت دکھائی۔ اور ہمیں سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہونے کا شرف حاصل ہُوا۔ جب ہم دنیاپور میں آئے۔ تو یہاں کے غیر احمدیوں نے مسجد میں نماز ادا کرنے سے ہمیں روک دیا۔ اس پر انہوں نے کوشش کرکے خود زمین خریدی اور مسجد تیار کرائی ۱۹۳۸ء میں دنیاپور میں جماعت قائم کی۔ اور عرصہ تین سال تک حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

۷۰۸۶ منکہ محمد یعقوب ولد میاں محمد اسمٰعیل صاحب قوم اعوان پیشہ ملازمت عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن بھیرہ حال دہلی۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ [illegible] حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد نہیں۔ کیونکہ میرے والد صاحب بفضل خدا حیات ہیں۔ میرا گذارہ ماہوار آمدنی پر ہے جو کہ اسوقت مبلغ -/۹۵ روپے ہے۔ میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور اقرار کرتا ہوں۔ کہ میں اپنی ماہوار آمدنی کا دسواں حصہ ماہ بماہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اگر میرے مرنے پر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کی بھی دسویں حصہ پر یہ وصیت حادی ہوگی۔ مگر ا نکہ علاوہ مبلغ ۹۵ پچانوے روپے کے گیارہ روپے بطور مہنگائی الاؤنس بھی ملتا ہے۔ اس لئے میں اپنی ماہوار آمد مبلغ -/۱۰۶ کا دسواں حصہ ادا کیا کرونگا

العبد:۔ محمد یعقوب ایر ڈویژن اسسٹنٹ آئی اے او ایس آرڈیننس ڈپو شکور بستی دہلی۔
گواہ شد:۔ غلام کبریا خان۔ گواہ شد:۔ محمد عبداللہ

۷۰۵۴ منکہ امام دین ولد منصبدار صاحب قوم ارائیں پیشہ تجارت عمر ۶۵ سال تاریخ بیعت اکتوبر ۱۹۰۰ء ساکن محلہ اراضی یعقوب سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۴۳/۱۱/۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری غیر منقولہ حسب ذیل جائیداد ہے۔ زمین سکنی چار مرلہ جس میں سے میرا چہارم حصہ ہے یعنی ایک مرلہ جس کی قیمت دو صد روپے ہے۔ مکان پختہ قریباً دو مرلہ جس کی قیمت آٹھ صد روپیہ ہے۔ ان ہر دو کی قیمت کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں اور کل قیمت ایک ہزار روپے کے ۱/۱۰ حصہ مبلغ یکصد روپیہ جلدی نقد ادا کر دونگا۔ اس کے علاوہ میرے مرنے کے بعد جو میرا ترکہ ثابت ہوگا۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میں تجارت پیشہ آدمی ہوں۔ آمد کا ۱/۱۰ حصہ ماہ بماہ چندہ ادا کرتا رہونگا۔ بقلم اللہ دتہ سکرٹری مال

العبد:۔ امام دین موصی نشان انگوٹھا۔
گواہ شد:۔ غلام حسین۔ گواہ شد:۔ محمد الدین

۷۰۴۷ منکہ خواجہ عبدالحمید ضیاء ولد خواجہ غلام نبی صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی ساکن ڈیرہ دون یو۔پی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۴۳/۱۱/۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت جائیداد کوئی نہیں۔ اسوقت میری ماہوار آمد مبلغ -/۱۲۰ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اور اگر کوئی اور جائیداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہونگا اس پر بھی یہ وصیت حادی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جسقدر متروکہ ہو۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی (نوٹ) اگر میں کوئی رقم یا جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔

العبد:۔ خواجہ عبدالحمید ضیاء معرفت پنجاب موٹر سٹورز وائسرائے روڈ ڈیرہ دون۔ گواہ شد:۔ ایم بشیر احمد احمدی پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ ڈیرہ دون
گواہ شد:۔ منیر احمد الیکٹریکل اوورسیر ڈیرہ دون
P.W.D

۷۰۶۴ منکہ حمید احمد کلیم ولد چوہدری عبدالمالک صاحب پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن بہلولپور رکھ برانچ ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۴۳/۱۰/۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے میرے والد صاحب زندہ موجود ہیں۔ اس لئے اس وقت میری کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ اسوقت میری ماہوار آمد بصورت فوجی ملازمت مبلغ [illegible] روپے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا اور میرے مرنے کے وقت میری جسقدر جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ نیز اگر میں اپنی زندگی میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع صدر انجمن احمدیہ قادیان کو دیتا رہونگا۔ اور اگر ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کرلوں تو اس قدر رقم اس کی قیمت سے منہا کر دی جائے گی اور ایسی سب جائیداد پر وصیت حادی ہوگی۔

العبد:۔ حمید احمد کلیم حوالدار ۱۵ پنجاب رجمنٹ حال لنڈی کوتل۔ گواہ شد:۔ محمد یوسف بی۔اے۔
گواہ شد:۔ الیاس الدین سکرٹری انجمن احمدیہ بہلولپور

۷۱۰۲ منکہ امۃ السلام بنت چوہدری بشیر احمد صاحب زوجہ چوہدری ناصر احمد صاحب قوم جٹ عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن بہلولپور ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲ ماہ تبوک ۱۳۲۲ ہش حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ حق مہر -/۲۰۰۰ بذمہ خاوند زیور طلائی اندازاً -/۳۰۰۰ بقیمت حال۔ مبلغ گیارہ صد روپیہ نقد۔ اراضی رقبہ دو کنال ازاں بلاک ۵ محلہ دارالوداد قیمت اندازاً ڈیڑھ ہزار روپیہ۔ میں اپنی مذکورہ بالا جائیداد کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر اگر کوئی اور میری جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

الامۃ:۔ امۃ السلام موصیہ۔ گواہ شد:۔ بشیر احمد پی۔سی۔ایس نمبر ۱ الیکٹرک لین نیو دہلی۔
گواہ شد:۔ ناصر احمد چوہدری خاوند موصیہ

اعلان نکاح

میرے لڑکے ضیاء الدین کا نکاح ۴۳/۱۲/۲۹ کو حفیظہ بیگم صاحبہ بنت حاجی اللہ بخش صاحب درزی سکنہ منگولے کے ساتھ بعوض مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے مسجد مبارک میں پڑھا۔ دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ فریقین کے لئے بابرکت بنائے۔ خلیفہ سراج الدین سکنہ کلاسوالہ ضلع سیالکوٹ

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۳۰ دسمبر۔ ایک نئے عظیم برطانی طیارہ کی تیاری کا اعلان کیا گیا ہے۔ رفتار فی گھنٹہ ۱۴۰۰ میل سے زائد ہوگی۔ یہ جہاز انگلستان سے صرف ۱۲ گھنٹے میں کراچی پہنچ سکے گا۔ چین ۲۲ گھنٹے میں اور نیو یارک ۱۰ گھنٹے میں پہنچے گا۔

برلن ۳۰ دسمبر۔ جرمنی کے جنگی نامہ نگار نے جرمن ریڈیو پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ جنوبی اٹلی کی جرمن فوجوں کو آخر دم تک ڈٹے رہنے کے احکام موصول ہوئے ہیں انہیں حکم دیا گیا ہے کہ وہ افسران بالا کی ہدایت کے بغیر ایک قدم بھی پیچھے نہ ہٹیں۔ جرمن جنوبی اٹلی میں کئی ماہ سے اپنے دشمن کا مقابلہ کر رہے ہیں۔ جو فوجوں اور سامان کے لحاظ سے ان پر سبقت لے گیا ہے۔ اٹلی کے پہاڑی علاقہ میں اتحادیوں کی شبانہ روز گولہ باری اور بمباری سے جرمن فوجیں منتشر ہو رہی ہیں۔ انہیں کسی وقت بھی جنگ کرنے سے فرصت نہیں ملتی۔

نئی دہلی ۳۰ دسمبر۔ بنگال میں قحط کا خاتمہ قریب ہو چکا ہے۔ اب قحط سے پیدا شدہ بیماریوں پر قابو پایا جا رہا ہے۔ کمبل اور کپڑے تقسیم کئے جا رہے ہیں۔ نئے ہسپتالوں کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ ۵ ہزار سے زائد ملیریا کے مریضوں کا علاج کیا جائے گا۔ بیماری پر قابو پایا جا چکا ہے۔ اناج کے ذخائر جمع کئے جا رہے ہیں۔

نئی دہلی ۳۰ دسمبر۔ یو۔پی میں گیہوں کا نرخ پنجاب سے بھی کم ہو گیا ہے اور کم قیمت پر اناج دیا جا رہا ہے۔ نرخ کافی گر گئے ہیں۔ فی من ۱۴ روپے سے اب ۱۰ روپے ۱۰ آنے من فروخت ہو رہا ہے۔

کلکتہ ۳۰ دسمبر۔ بنگال گورنمنٹ کا اعلان مظہر ہے کہ چٹاگانگ کے پہاڑی علاقہ میں بمباری سے نقصان اٹھائے ہوئے لوگوں کو معاوضے کے قانون کا اطلاق ۱۷ نومبر ۱۹۴۳ء سے کیا جائے گا۔

لاہور ۳۰ دسمبر۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور نے اعلان کیا ہے کہ خالص گھی کی مٹھائیاں جن میں بالوشاہی۔ گلاب جامن اور اندرسا وغیرہ شامل ہیں۔ ان کا نرخ ۲ روپے سیر خالص گھی کی درجہ دوم کی مٹھائیاں مثلاً لڈو پیٹھا۔ بوندی۔ شیرینی۔ مسو لڈو وغیرہ ۱½ روپیہ سیر۔ بناسپتی گھی کی اول درجہ مٹھائیاں جن کے نام اوپر دئے گئے ہیں ایک روپیہ چار آنہ سیر۔ دوسرے درجہ کی بناسپتی گھی کی مٹھائیاں ایک روپیہ سیر کھویا کی بنائی ہوئی مٹھائی مثلاً قلاقند۔ پیڑا۔ برفی ایک روپیہ ۱۲ آنہ سیر۔ تیل کی مٹھائیاں ایک روپیہ فی سیر۔

لنڈن ۳۰ دسمبر۔ مانچسٹر گارڈین، ڈیلی ہیرلڈ۔ آبزرور اور ٹائمز کے علاوہ باقی تمام برطانی پریس نے مسٹر ایم۔ اے جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ اور ڈاکٹر شیام پرشاد مکرجی کی صدارتی تقاریر بالکل شائع نہیں کیں۔

لنڈن ۳۰ دسمبر۔ قاہرہ میں بنگال کے نئے گورنر مسٹر رچرڈ کیسی نے ایک بیان میں بتایا کہ اس عہدے پر میں اتحادیوں کی جنگی مساعی میں زیادہ سے زیادہ خدمت سر انجام دے سکونگا۔ میں بہت جلد انگلستان جا رہا ہوں تاکہ انگلستان میں مشرق وسطی کی پالیسی طے کر سکوں اور مسٹر ایمری کے ساتھ بات چیت کروں۔ آپ نے یہ بھی بتایا کہ میں جنوری کے وسط تک بنگال میں اپنے عہدے کا چارج لونگا۔

لاہور ۳۰ دسمبر۔ مشرقی صاحب نے مسٹر جناح کو ایک تار دیا ہے۔ جس میں لکھا ہے میں آخری عاجزانہ درخواست کرتا ہوں۔ کہ آپ وزیر اعظم بنگال کو حکم دیں کہ وہ ۱۴ نومبر کا خاکساروں سے تحریری معاہدہ جس میں حکومت نے فاقہ زدگان بنگال کو دوسرے صوبوں میں پرورش کے لئے لے جانے کے واسطے کرایہ ریل اور سفر خرچ دینے کا اقرار کیا ہے جاری رکھیں۔ ورنہ میں مجبور ہو جاؤں گا کہ انگریزی حکومت کو نہیں بلکہ صرف آپ کو چھ لاکھ انسانی جانوں کی تباہی کا ذمہ دار ٹھہراؤں۔ نہایت صبر و تحمل کے ساتھ اپنے اس بے رحمانہ ظلم پر نظر ثانی کریں۔ جس کی وجہ سے آپ نے نہایت پست سیاسی اغراض کے ماتحت سر ناظم الدین کو خاکساروں سے تعاون کرنے سے روک دیا۔ نیز ٹھنڈے دل سے سوچیں کہ میری عاجزانہ درخواست کو رد کرنے کے نتائج کیا ہوں گے۔

سرینگر ۳۰ دسمبر۔ سر بی۔ این راؤ جسٹس کلکتہ ہائی کورٹ آئندہ ماہ فروری میں چیف منسٹری کے عہدہ کا چارج لے لینگے۔

کلکتہ ۳۰ دسمبر۔ ڈاکٹر احمد چیئرمین پبلک ہیلتھ کمیٹی کلکتہ کارپوریشن نے ڈھاکہ ضلع میں دورہ کرنے کے بعد قحط اور وبائی بیماریوں کے متعلق ایک بیان جاری کیا ہے جس میں لکھا ہے کہ اس ضلع میں پچاس فیصدی انسان قحط۔ ملیریا۔ چیچک اور ہیضہ سے مر گئے ہیں۔

بمبئی ۳۱ دسمبر۔ نیشنل لبرل فیڈریشن کے سالانہ اجلاس میں مسٹر سرینواس شاستری نے ایک قرارداد پیش کی۔ جس میں گورنمنٹ پر زور دیا۔ کہ وہ کانگرسی لیڈروں کو رہا کر دے۔ اور کانگرس اگست ۱۹۴۲ء کی قرارداد کو مردہ سمجھ لے۔ انہوں نے اس بات پر بھی زور دیا کہ مرکز اور صوبوں میں مخلوط حکومتیں قائم کی جائیں۔

کلکتہ ۳۱ دسمبر۔ انڈین میڈیکل ایسوسی ایشن کے پریذیڈنٹ نے اپیل کی ہے کہ بنگال کے لئے ڈاکٹر صاحبان اپنی خدمات پیش کریں۔ انہیں سفر خرچ کے علاوہ ایک سو روپیہ ماہوار دیا جائے گا۔ اور دس ہزار روپیہ پر ان کی زندگی کا بیمہ کیا جائے گا۔

دہلی ۳۱ دسمبر۔ ایک کمیشن دورہ کر رہا ہے۔ جس میں ۲۶ برطانوی افسر شامل ہیں۔ ان کا مقصد یہ ہے کہ تھوڑے سے تھوڑے خرچ سے کس طرح جاپان کو شکست دی جا سکتی ہے۔ یہ وفد مارچ تک ہندوستان کے متعلق اپنی سفارشیں مرتب کر لے گا۔

لنڈن ۳۱ دسمبر۔ برطانوی ہوائی وزارت نے اعلان کیا ہے کہ کل رات انگریزی ہوائی جہازوں نے مغربی جرمنی میں بم برسائے۔ دوسرے ہوائی جہازوں نے شمالی فرانس میں جرمن ٹھکانوں کی خبر لی۔ اور دشمن کے سمندر میں بارودی سرنگیں بچھائیں۔ ہمارا کوئی جہاز لاپتہ نہیں۔ آج سویرے بھی بڑے بڑے انگریزی دستے فرانس کو جاتے دکھائی دئے۔ گذشتہ ۲۴ گھنٹوں کے اندر انگریزی طیاروں نے جرمنی پر ایسے زور کے حملے کئے کہ اس سے پہلے ایسے حملے نہیں کئے گئے تھے۔ کل کے حملہ میں دو ہزار سے زیادہ ہوائی جہاز شامل تھے۔ بدھ کے روز جو حملہ برلین پر کیا گیا اس میں دو ہزار ٹن بم گرائے گئے۔ اس حملہ سے بڑی تباہی مچی۔ حملہ کے ۲۴ گھنٹہ بعد بھی شہر میں جگہ جگہ آگ بھڑک رہی تھی۔ برلین کے بڑے بازار میں کھنڈر ہی کھنڈر دکھائی دیتے ہیں۔ کہا جا رہا ہے کہ ہوائی حملوں کی وجہ سے شہر کی شکل اس قدر بگڑ گئی ہے کہ اسے پہچاننا مشکل ہو رہا ہے۔

لنڈن ۳۱ دسمبر۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ آٹھویں فوج کے مورچے پر کینیڈین دستے ایڈریاٹک کے کنارے والی سڑک کے ساتھ ساتھ آگے بڑھ گئے ہیں۔ گشتی دستوں میں جھڑپیں ہو رہی ہیں۔ اور دشمن کے بہت سے سپاہی پکڑے گئے ہیں۔ جن سے بہت سی مفید باتیں معلوم ہوئی ہیں۔ اتحادی ہوائی جہازوں نے ریمنی اور پیڈاؤ کے ٹھکانوں پر بمباری کی۔ دشمن کے دوسرے ریلوے ٹھکانوں کی بھی خبر لی۔ چونکہ موسم کچھ صاف تھا۔ اس لئے ہوائی جہازوں نے میدانی دستوں کا خوب ہاتھ بٹایا۔ اور دشمن کے مورچوں پر سخت حملے کئے۔ زارا میں دشمن کے گولہ بارود کے ذخیروں کو نشانہ بنایا۔ گیارہ ہوائی جہاز تباہ کئے گئے۔ ہمارے صرف چھ جہاز واپس نہیں آئے۔

ماسکو ۳۱ دسمبر۔ جنوبی روس میں روسی فوجوں کے حملے جاری ہیں۔ جہاں روسیوں کو کامیابی ہو رہی ہے اور جرمنوں کو یہاں بہت نقصان اٹھانا پڑ رہا ہے۔ جنوب مغربی علاقہ میں جرمن قلعہ بندیوں کو توڑا جا رہا ہے۔